احمدیوں اور غیروں کے نکاحوں میں فرق

(فرمودہ　　۱۹۲۱ء)[1]

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :

دنیا میں اجتماع ہوتے ہیں ان کے نتیجہ میں ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ خواہ کیسی ہی اشیاء ملیں ان کے ملنے کا نتیجہ تیسری چیز ہوگی۔ خواہ وہ تیسری چیز نیا اور مستقل وجود رکھتی ہو۔ خواہ ظاہر میں نہ ہو۔ مثلاً ہم دو آموں کو ملا کر رکھ دیں تو تیسری نئی چیز تو پیدا نہ ہوگی البتہ شکل ضرور تیسری پیدا ہوگی جو دونوں کے الگ الگ رکھے ہونے سے نہیں ہو سکتی تھی۔

غرض اجتماع اپنے اندر ایک اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کوئی اجتماع نہیں جس کا نتیجہ تیسری بات یا تیسری چیز نہ ہو اس لئے شریعت نے اس طرف توجہ کو پھیرا ہے کہ خطبہ عید ہو یا خطبہ جمعہ یا کوئی اور خطبہ یا جہاں اجتماع ہو وہاں ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن میں خدا کی حمد بیان ہو۔ نماز میں حمد رکھی اور خطبہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ سے شروع ہوتا ہے۔ خواہ کوئی خطبہ ہو اس میں حمد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ جب مخزن کی طرف نگاہ کی جائے تو انسان اپنی احتیاج کے مطابق اس میں سے لے سکے گا۔ اگر مخزن سامنے نہ ہو تو احتیاج کے باوجود لینے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھا سکتا بلکہ یونہی ٹکراتا پھرے گا۔ کسی کو جنگل میں پیاس لگے اول وہ پیاس کو دبائے گا جب ناقابل برداشت ہوگی تو ادھر ادھر دوڑتا پھرے گا۔ لیکن اگر پانی کا خزانہ معلوم ہو تو تھوڑی سی پیاس پر بھی سیر ہو کر پانی پئے گا۔

جب انسان کو خیال ہو کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی تو اس وقت وہ اس کے لینے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے حمد الٰہی کو بیان کیا اور بتایا کہ تمام تعریفوں کا خزانہ تو اللہ تعالیٰ ہے اور چونکہ اجتماع کا نتیجہ ضرور ہوتا ہے اس لئے جس مفید چیز کی ضرورت ہو وہ اس

خزانے سے ہی مل سکتی ہے۔ جب موقع میسر ہے مفید چیز ہاتھ آتی ہے کسی کی عقل ماری گئی ہے کہ اس کو چھوڑ دے۔

نکاح کے موقع پر بھی حمد کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حمد والا ہے اور دوسرے سچی حمد اس سے آسکتی ہے جو سچی تعریف ہوگی وہ خدا کی طرف سے آئے گی۔ جو حمد خدا سے نہیں وہ جھوٹی ہے۔ بندے کو آگاہ کیا کہ نکاح کے معاملہ میں توجہ سے کام لے اور اللہ تعالیٰ سے حمد مانگے اور یہ تمہارے اختیار میں ہے کیونکہ حمدوں کا خزانہ تمہارے ساتھ ہے لیکن یہ بات اور یہ غرض بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ خطبہ کو رسم سمجھتے ہیں حالانکہ نکاح میں جتنی آیتیں پڑھی جاتی ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جن کا براہ راست نکاح سے تعلق ہو۔ نکاح صرف اعلان سے ہو جاتا ہے اگر جانبین قبول کرکے اعلان کر دیتے ہیں تو نکاح ہو جاتا ہے۔ ایجاب و قبول ہی نکاح ہے۔ اگر یہ آیات نہ پڑھی جائیں صرف ایجاب و قبول کرالیا جائے تو نکاح ہو سکتا ہے۔ ان آیتوں کے پڑھنے سے کوئی ٹونا نہیں ہو جاتا بلکہ ان آیتوں کے پڑھنے کی غرض نصیحت ہے ورنہ ان آیتوں اور خطبوں اور وعظوں سے نکاح نہیں پڑھا جاتا۔ اس خطبہ میں محض نکاح کی فریقین کو غرض بتائی جاتی ہے کہ نکاح کے بعد مرد کے عورت پر اور عورت کے مرد پر اور دونوں کے رشتہ داروں پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں اگر کوئی کمی ہو تو اس کو کیسے پورا کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے نکاحوں اور غیر احمدیوں کے نکاحوں میں فرق ہے۔ عموماً ان کے نکاح بطور رسم کے ہوتے ہیں اور ہمارے نکاحوں میں ایک حقیقت ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے نکاح کے خطبے کو ٹونا سمجھا ہوا ہے۔ لیکن ہم اس کو ٹونا نہیں سمجھتے بلکہ جو اس کی غرض ہے وہ پوری کرتے ہیں۔ چونکہ وہ ٹونا سمجھتے ہیں اس لئے حمد کے خزانے سے غافل رہتے ہیں اور ہم بتا دیتے ہیں کہ اس میں تمہیں حمدوں کے خزانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور تمہیں جس نعمت کی ضرورت ہو وہ اس سے مل سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ لوگوں نے ادھر سے توجہ ہٹالی۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ ان اغراض کو پورا کرے اس کا مجمل خلاصہ یہ ہے کہ خدا حمد کا خزانہ ہے تم اس سے مانگو جس نعمت کی ضرورت ہے۔ پھر نتیجہ کبھی برا نہیں ہو سکتا۔

(الفضل ۲۷- جون ۱۹۲۱ء صفحہ ۶)

ل　تاریخ نکاح و فریقین کا علم نہیں ہو سکا